Rampur State Gazette.

رامپور اسٹیٹ گزٹ

بحکم اعلحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

نمبر (۵) مطبوعہ روز شنبہ بتاریخ ۱۳ ذالحجہ ۱۳۵۷ھ مطابق ۴ فروری ۱۹۳۹ء — جلد ۵۱

حصہ اول

احکامِ جلالتِ ھمایونِ اعلیحضرت بندگانِ حضورِ پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

۱	منظوری تنظیم کلریکل اسٹاف دفاتر متعلقہ عالیجناب صاحب چیف جسٹس بہادر	۲ و ۳	تجویز بمقدمہ تاج محمد خاں وغیرہ	۵ و ۶
۲	ہدایت پابندی "قواعد نقل" بہ نقل نویسان	۳	" " ٹھاکر داس وغیرہ	۷ تا ۸
۳	منظوری ریٹائرمنٹ منشی گوپی ناتھ ہیڈکلارک دفتر دیوانی	۴	" " کنور بہادر وغیرہ	۸ و ۹

مطبوعہ اسٹیٹ پریس رامپور

احکام اجلاس ہمایوں اعلیحضرت بندگانِ حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

حکم واقع ۲۹ جنوری ۱۹۳۹ء

حسب تجویز فائنانس، تنظیم کلریکل اسٹاف دفاتر متعلقہ عالی مرتبت صاحب چیف جسٹس بہادر بصراحت عرضداشت معروضہ ۲۱ اگست ۱۹۳۸ء منظور ہے۔ سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں

دستخط اعلیحضرت بندگان حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم و ملکہم

بعرض میر ساند

جناب عالی

اسٹیٹ کونسل کے جلسہ منعقدہ یکم اگست ۱۹۳۸ء میں عالی مرتبت صاحب چیف جسٹس بہادر کی تجویز بابت منظوری تنظیم کلریکل اسٹاف دفاتر متعلقہ بتفصیل ذیل پیش ہوئی۔

نمبر شمار	نام صیغہ	عہدہ موجودہ	تعداد موجودہ	تنخواہ موجودہ	عہدہ مجوزہ	تعداد مجوزہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۱	ہائی کورٹ	سپرنٹنڈنٹ	۱	[illegible]	سپرنٹنڈنٹ	۱	[illegible]	۱	[illegible]
	〃	کلرک	۱	[illegible]	سینئر کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
	〃	کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]
	〃	کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]

نمبر شمار	نام صیغہ	عہدہ موجودہ	تعداد موجودہ	تنخواہ موجودہ	عہدہ مجوزہ	تعداد مجوزہ	تنخواہ مجوزہ انضباط فرقہ	تعداد مجوزہ فائنانس	تنخواہ مجوزہ فائنانس	کیفیت
	ہائی کورٹ	اسسٹنٹ کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]	
		〃	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]	
		〃	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]	
		اسسٹنٹ کلرک	۲	[illegible]	اسسٹنٹ کلرک	۲	[illegible]	۲	[illegible]	
		کلرک دفتر ضمنی	۱	[illegible]	سینئر کلرک	۱	[illegible]	۱ کلرک	[illegible]	[illegible]
	میزان		۱۰	[illegible]		۱۰	[illegible]	۱۰	[illegible]	[illegible]
۲	سول جج	سینئر کلرک	۱	[illegible]	سینئر کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]
		کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]	
		〃	۱	[illegible]	〃	۱	[illegible]	۱	[illegible]	
		.	.	.	〃	۱	[illegible]	.	.	
		اسسٹنٹ کلرک	۱	[illegible]	اسسٹنٹ کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]	
		〃	۱	[illegible]	اسسٹنٹ کلرک	۲	[illegible]	۲	[illegible]	
		〃	۱	[illegible]	〃	۲	[illegible]	۳	[illegible]	
		〃	۳	[illegible]	.	.	.	.	.	
	میزان		۹	[illegible]		۹	[illegible]	۹	[illegible]	
۳	ایڈیشنل جج	کلرک	۱	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]
		〃	۱	[illegible]	〃	۲	[illegible]	۱	[illegible]	
		اسسٹنٹ کلرک	۳	[illegible]	اسسٹنٹ کلرک	۲	[illegible]	۲	[illegible]	

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	عہدہ مجوزہ	تعداد مجوزہ	تنخواہ مجوزہ	[illegible]	[illegible]	
	[illegible]	کلرک	۱	[illegible]	[illegible]	۲	[illegible]	۱	[illegible]	
	[illegible]		۷	[illegible]		۷	[illegible]	۷	[illegible]	
	[illegible]		۳۶	[illegible]		۳۶	[illegible]	۳۶	[illegible]	

مستقل — [illegible]

عارضی — [illegible]

کونسل نے تنظیم کلریکل اسٹاف مندرجہ بالا مجوزہ صیغہ فائنانس سے اتفاق کر لیا ہے۔ اس صورت میں تیس روپیہ ماہانہ کی بیشی ہوتی ہے۔ فی الحال بیشی کے مصارف بجٹ ہائے متعلقہ کی مدات شاہرات سے ادا ہوں گے۔ ختم سال کے قریب وقت ضرورت بجٹ صیغہ فائنانس کی مد اضافہ دیگر ملازمان سے رقم منتقل کی جائے گی۔ بنا برآں ترقی خواہ منظوری ہے کہ پیشگاہ ہمایوں سے حکم منظوری تنظیم کلریکل اسٹاف حسب تجویز فائنانس شرف نفاذ پائے۔

زیادہ حد ادب۔ دولت و اقبال بادا یا دائم

عرضی

ترقی خواہ دستخط عالی مرتبت صاحب چیف منسٹر

معروضہ ۱۲ راگست ۱۹۳۸ء

سنہ ۱۹۳۹ء

روبکار

واقع ۹ ر جنوری

(دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم)

آج ایک مقدمہ کے سلسلہ میں معلوم ہوا کہ نقل متعلقہ تحصیل ملک سے تیاری نقل کا نوٹس حسب دفعہ (۲۵) قواعد نقل چسپاں نہیں کیا۔ حالانکہ تحت قواعد مذکور نوٹس بورڈ پر چسپاں اور نقل پر تاریخ نوٹس کا تحریر کرنا ضروری تھا۔ نقول میں ایسی فروگذاشت سے تعین میعاد اپیل میں دشواریاں پیش آتی ہیں۔ اور ایک نزاعی مسئلہ قانونی پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کے طے کرنے میں عدالتوں کا وقت ضائع ہوتا ہے۔ مہتمم نقل کا فرض ہے کہ وہ اچھی طرح اطمینان کرلے کہ نقول حسب قواعد جاری کی گئی ہیں۔ آیندہ کے لئے حکم دیا جاتا ہے کہ تیاری نقول کے سلسلہ میں قواعد نقل کی سختی سے پابندی کی جائے۔ ورنہ سخت تدارک کیا جائے گا۔

حکم ہوا کہ

سررشتہ صدر سے احکام ضابطہ جاری ہوں۔ ایک نقل درج گزٹ کی جائے۔

حکم نمبر

مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۲۹ء

منشی گوپی ناتھ معلم اکاؤنٹنٹ مال کی رخصت
از ۱۲ اکتوبر لغایت ۱۰ دسمبر ۱۹۲۸ء منظور ہو چکی ہے۔ انہوں نے
مزید رخصت رعایتی در رخصت علالت کی درخواست پیش
کرتے ہوئے یکم مئی ۱۹۲۹ء سے ریٹائرمنٹ کی استدعا کی۔

عالی مرتبت صاحب چیف میڈیکل آفیسر بہادر کی تحریر
سے ظاہر ہے کہ وہ اب ناقابل ملازمت ہیں۔ اشخاص [illegible]
بلحاظ پنشن کو کسی قسم کی رخصت کا حق نہیں رہتا۔
لہذا ان کے ریٹائرمنٹ کے احکام بلا منظوری رخصت
مزید جاری کئے جائیں۔ عالی مرتبت صاحب چیف
منسٹر بہادر کے پاس مرسل ہو۔

بحکم
دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم

سررشتہ مدرسے حسب منشاء حکم ہمایوں احکام
ضابطہ جاری ہوں۔ اور درج گزٹ ہو۔

۳۰ جنوری ۱۹۲۹ء دستخط عالی مرتبت جناب چیف منسٹر بہادر

تجاویز
اجلاسِ ہمایونِ بندگانِ عالی متعالی اعلیحضرت حضور پُرنور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز: تاریخ ۲۹ ؍ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء

تاج محمد خاں سائل ۔ مع مولوی ناصر الدین وکیل

بنام

ننھے خاں فریق ثانی ۔ مع مولوی فقیر الدین و سید عبدالحق وکلاء

دادرسی

بنا راضی تجویز ہائی کورٹ دعویٰ بابت قبض و دخل آراضی ۔

واقعات یہ ہیں کہ تاج محمد خاں مدعی نے ننھے خاں مدعا علیہ کے خلاف ایک نالش ڈگریابی آراضی اس مضمون سے دائر کی کہ آراضی واقع محلہ گیر شاہ محمد خاں مالیتی پچاس روپیہ قبرستان کی ہے ۔ اور مدعی اس کا نگران ہے ۔ اور آراضی متدعویہ پر قبضہ مدعی چلا آرہا ہے ۔ سنہ ۱۹۰۹ء سے اس آراضی میں بحکم سرکار مُردوں کا دفن کرنا ممنوع قرار دیا گیا ہے ۔ مدعا علیہ نے یکم دسمبر سنہ ۱۹۳۶ء سے اس آراضی پر اپنا قبضہ ناجائز کر لیا ہے ۔ اور تعمیر مکان کر رہا ہے ۔ اور کنواں کھود رہا ہے ۔ بانہدام تعمیر و دخلیابی کر کے بو قبضہ آراضی متدعویہ پر دلایا جائے ۔

مدعا علیہ نے جواب دہی کی ہے کہ شاہ محمد خاں جن کے نام سے گیر مشہور ہے ، سماۃ خورشید بیگم والدۂ مدعا علیہ کے نانا تھے ۔ جو کثیر تعداد جائیداد نسلاً بعد نسلٍ کے مالک تھے ۔ بعد انتقال شاہ محمد خاں کے سماۃ خورشید بیگم وراثتاً مالک و قابض جائیداد کی ہوئیں ۔ سماۃ خورشید بیگم نے ۱۱ ؍ نومبر سنہ ۱۹۱۶ء کو مکان و آراضی گیر ذریعہ بیع نامہ مدعا علیہ کے حق میں منتقل کر دیا تھا اور اس دستاویز کی رو سے مدعا علیہ مالک و قابض ہو گیا ۔ گیر کے قطعہ میں کچھ آراضی میں ایک دکان تعمیر کر لی ہے ، جو اب تک مدعا علیہ کے قبضہ میں نہیں ہے ۔ مکان میں سے ایک قطعہ مدعا علیہ نے اپنے برادر حقیقی ننھے خاں کے حق میں بیع کر دیا تھا ، وہ قابض ہے ۔ مدعا علیہ نے اپنا باقی ماندہ مکان ، اور قطعہ آراضی گیر ۲۲ ؍ فروری سنہ ۱۹۲۲ء کو ضرورتاً بدست عبدالرحیم بیع کر دیا تھا ۔ لیکن ۱۲ ؍ اکتوبر سنہ ۱۹۲۲ء کو عبدالرحیم نے مکان و آراضی کا بیع نامہ بحق مدعا علیہ کر دیا ۔ اور مدعا علیہ پھر قابض ہو گیا ۔ اس آراضی کے کچھ قطعہ آراضی میں تعمیر نشست گاہ کی اجازت میونسپلٹی سے ۳ ؍ مئی سنہ ۱۹۲۶ء کو حاصل کر کے تعمیر کی ہے ۔

عدالت سول جج نے اس مقدمہ کی تحقیقات کی اور بعد تحقیقات دعویٰ مدعی برائے قبض و دخل آراضی

متنازعہ بنام مدعا علیہ ڈگری کیا۔ اپیل اول میں تجویز و ڈگری ابتدائی بحال رہی۔ اپیل دوئم نے عدالتین ماتحت کی تجاویز کو منسوخ کرتے ہوئے دعوی مدعی ڈسمس کیا۔ اس تجویز کی ناراضی سے ہمارے روبرو دادرسی پیش ہو کر بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں امر تجویز طلب یہ ہے کہ آراضی متنازعہ قبرستان ہے یا اس سے علیحدہ۔

عدالت ہائے ماتحت کی تجاویز کا زیادہ تر انحصار نقشہ پوسپلٹی اور شہادت نقشہ نویس پر ہے۔ عدالت ابتدائی نے نقشہ نویس کے بیان سے متاثر ہو کر دعوے مدعی ڈگری کیا۔ عدالت اپیل اول نے بغیر کسی تنقید و تبصرہ کے عدالت ابتدائی کی تجویز بحال رکھی۔ عدالت اپیل دوئم نے نقشہ نویس کو طلب کر کے اس کا بیان قلمبند کیا۔ اور نقشہ کو اس کے بیان سے جانچا جو عدالت ابتدائی سے مختلف ثابت ہوا۔ علاوہ ازیں فاضل جیف جسٹس ارشاد اللہ خان صاحب نے خود موقع کا معائنہ بھی کیا۔ بربنائے معائنہ موقع و شہادت نقشہ نویس عدالت اپیل دوئم نے آراضی متنازعہ کو قبرستان تجویز نہیں کیا۔ اور اس بابت جو نتائج روئیداد مسل سے اخذ کئے، ان سے ہم کو اتفاق ہے۔ جن کے اعادہ کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ علاوہ ازیں ہم یہ بھی خیال کرتے ہیں کہ نقشہ نویس پوسپلٹی کا وہ بیان جو عدالت اپیل دوئم میں نقشہ کے متعلق ہوا ہے۔ یہی بیان اگر عدالت ابتدائی میں ہوتا تو عدالت ابتدائی بھی اسی نتیجہ پر پہونچتی جس پر عدالت اپیل دوئم پہونچی۔

حکم ہوا کہ

دادرسی ہذا نامنظور ہو۔ تجویز عدالت اپیل دوئم بحال رہے۔ خرچہ اجلاس ہذا و عدالت ہائے ماتحت غالب بذمہ مغلوب عائد ہو۔

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

— • —

تجویز

مورخہ ۲۹ فروری سنہ ۱۹۳۹ء

ٹھاکر داس مدعی۔ مع بابو رام آدتیہ نام وکیل

بنام

جوری لال فریق ثانی۔ مع بابو بوشاکی لال وکیل

دادرسی

بناراضی تجویز بنچ ابی کورٹ دعوی لگان

تعدادی مالیت

اس دادرسی کے واقعات یہ ہیں کہ ٹھاکر داس زمیندار نے اپنے کاشتکار جوری لال پر ایک دعوی بقایا لگان مبلغ مالیت کا عدالت اسسٹنٹ کلکٹری ملک میں دائر کیا۔ مدعا علیہ نے دعوے سے انکار کرتے ہوئے ایک قانونی عذر یہ پیش کیا کہ مدعی نے آراضی سیر و خودکاشت و جوتوں کی نالش لگان یکجائی کی ہے جو قانوناً ناجائز ہے۔ ہر جوت کی نالش علیحدہ ہونا چاہئے۔ تحصیلدار ملک نے اس عذر کے متعلق یہ طے کیا کہ مدعی یکجائی نالش دو جوتوں سیر و خودکاشت کی بقایا لگان کی قانوناً نہیں کرسکتا۔ اسی بنا پر دعوی مدعی نامنظور

کو خارج کردیا۔ بر طبق اپیل عدالت اپیل نے ڈگری کرتے ہوئے تجویز عدالت ماتحت منسوخ کی اور مقدمہ برائے سماعت جدید واپس کیا گیا۔ اور حکم دیا کہ عدالت ماتحت مدعی کو موقع ترمیم عرضی دعویٰ کا دے۔ اس حکم کے خلاف بنچ ہائی کورٹ میں اپیل دائر ہوا۔ وہاں عدالت ابتدائی نے بعد ترمیم عرضی دعویٰ مدعا علیہ کے غیر مجیب اور عدم حاضری کی وجہ سے ۲۰ اپریل ۱۹۳۸ء کو یکطرفہ ڈگری مدعا علیہ کے برخلاف صادر کردی۔ عدالت اپیل دوئم نے تجاویز عدالت ماتحت منسوخ کرتے ہوئے تجویز کیا کہ حسب منشاء آرڈر ۲ رول (۱) حرف (ق) اس قسم کا عرضی دعوے جس میں بقایا لگان آراضی سیر و خود کاشت دو مختلف جوتوں کا سوال ہو لائق نامنظوری ہیں۔ نہ وہ حسب تجویز عدالت ملک خارج اور نہ حسب تجویز عدالت اپیل اول اجازت ترمیم دیئے جانے کے قابل تھا چونکہ مدعی کا عرضی دعویٰ قانوناً ممنوع السماعت اور لائق نامنظوری ہے۔ لہذا جو کارروائی عدالت ابتدائی نے اپیل دوئم دائر ہونے سے قبل کی وہ کالعدم سمجھی جائیگی

بناء علیہ تجویز عدالت اپیل دوئم

دادرسی پیش ہوتی ہے۔ بحث وکلائے فریقین سماعت ہوئی۔ اس مقدمہ میں جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ہم کو عدالت اپیل دوئم کی تجویز سے اتفاق ہے۔ لیکن یہ امر کہ دو مختلف جوتوں کا دعویٰ یکجا نہیں کیا جاسکتا۔ اور اگر دعویٰ یکجائی ہو تو وہ کلیۃً قابل اخراج ہے۔ یہ ایسا مسئلہ ہے کہ جس میں ہم اپیل دوئم کی تجویز سے متفق نہیں ہیں۔ عدالت بنچ دوئم نے کل دعوے کو تحت آرڈر ۲ رول (۱) ضابطہ دیوانی قابل نامنظوری قرار دیا ہے ہم کو اس رائے سے اتفاق نہیں ہے۔ آرڈر ۷ رول ۱۱ حرف (د) کا تعلق اس قسم کے دعووں سے نہیں ہے بلکہ ان دعاوی سے ہے کہ جو بالصراحت قانوناً ممنوع السماعت ہیں۔ دو جوتوں کا یکجائی دعوے قانوناً ممنوع السماعت نہیں ہے بلکہ مقدمات لگان کے نظائر میں یہ طے کیا گیا ہے کہ مختلف کھاتوں کے دعوے یکجائی نہ ہوں۔ اور بغرض سہولت علیحدہ علیحدہ دعوے کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ حالانکہ آرڈر ۲ قاعدہ (۳) ضابطہ دیوانی میں مدعی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ ایک دعوے میں چند بنائے دعویٰ شامل کرسکتا ہے۔ حسب آرڈر (۲) قاعدہ (۶) ضابطہ دیوانی عدالت کو اگر ایسے دعوے کی سماعت میں کوئی دشواری ہو جس میں چند بنائے دعوے ہوں تو بنظر سہولت یہ حکم دے سکتی ہے کہ ہر بنائے دعوے کی جداگانہ نالش کی جائے۔ لہذا عدالت اپیل اول کا ترمیم عرضی دعویٰ کی اجازت دے کر مقدمہ کو از سر نو سماعت کے لئے واپس کرنا صحیح تھا۔ اور اس ترمیم کے بعد جو ڈگری عدالت ابتدائی سے صادر ہوئی وہ لائق برقراری ہے۔

ہم کو نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ عدالت اپیل دوئم نے اس مقدمہ میں قانونی مسائل طے کرنے میں فاحش غلطی کی ہے۔ عدالت ابتدائی کی اس کارروائی کو جو ترمیم عرضی دعوے کے بعد ہوئی ایسی حالت میں کالعدم قرار دینا کہ اس کا اپیل ہی نہ تھا نہایت بے محل تھا۔

حکم ہوا کہ
بمنظوری دادرسی ہذا تجویز عدالت اپیل دوئم منسوخ ہو
تجویز عدالت اپیل اول بحال رہے۔ جو کارروائی
عدالت ابتدائی نے بعد ترمیم [illegible] کی وہ برقرار رہیگی۔ خرچہ
اجلاس ہذا و عدالت ہائے ماتحت غالب بذمہ مغلوب عائد ہو۔
دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام اقبالہم و ملکہم

تجویز — دارقم ۲۹؍ جنوری ۱۹۳۹ء

کنور بہادر ٹھیکہ دار نمبردار محال بیت رام مدعی سائل
معہ بابو سیتا رام وکیل۔
بنام
بدرو و شمبر مدعا علیہا۔ فریق ثانیان۔
معہ بابو رادھے شیام وکیل۔

دادرسی

بناراضی تجویز عدالت العالیہ بنچ ہائیکورٹ
نسبت دلاپانے مبلغ [illegible] اصل و سود
بابت مالگزاری و خرچ دیہہ وغیرہ

مختصراً واقعات متعلقہ اس دادرسی کے یہ ضروری ہیں۔ یہ ہیں کہ فریق ثانیان مالک محال بیت رام میں نصف حصہ کے مالک ہیں۔ بقیہ نصف کا مالک چندی دت ہے۔ چندی دت نے اپنے حصہ محال کا ٹھیکہ کنور بہادر سائل کو دیا ہے۔ اور کنور بہادر مذکور قائم مقامی چندی دت نمبردار محال ہے۔ اور وہی مالگزاری سرکاری کا ذمہ دار نیز محصل لگان ہے۔ کنور بہادر سائل نے عدالت ابتدائی (تحصیل ملک) میں ایک نالش تعدادی [illegible] خلاف فریق ثانیان اس بیان سے دائر کی کہ کل آمدنی محال میں سے مالگزاری و اخراجات دیہی صرف کرنے کے بعد سنین ۱۳۳۷ تا ۱۳۴۲ فصلی میں [illegible] کا نقصان ہوا۔ اور فریق ثانیان ذمہ دار ادائگی مابقی [illegible] در قسم سود و لغایت جملہ [illegible] کے ہیں۔ فریق ثانیان نے جواب دہی کی کہ بکاسی بجائے [illegible] کے [illegible] ہے۔ اور خرچ در قسم مالگزاری بجائے [illegible] کے تسلیم [illegible] ہے اس لحاظ سے بجائے نقصان کے [illegible] منافع [illegible] ہوتا ہے۔ عدالت ابتدائی نے بعد تحقیقات دعویٰ مدعی سائل ڈگری کیا۔ عدالت اپیل اول نے بعض مصارف کو کم کرکے تجویز عدالت ابتدائی کو بجز تعلق تین پائی قائم رکھا۔ بقیہ تجویز منسوخ کی۔ اپیل اول کی تجویز ڈگری کی ناراضی سے مدعی سائل نے اپیل اور مدعا علیہا فریق ثانیان نے کراس آبجکشن بنچ ہائی کورٹ میں دائر کیا۔ بنچ ہائیکورٹ نے تجویز عدالت اپیل اول سے اتفاق کرتے ہوئے اپیل اور کراس آبجکشن دونوں کو نامنظور کیا۔ اور تجویز عدالت اپیل اول بحال رکھی۔ بناراضی تجویز بنچ ہائی کورٹ دادرسی پیش ہو کر بحث وکلاء فریقین سماعت ہوئی۔

اس دادرسی میں اہم سوال میعاد کا ہے۔ تجویز عدالت ابتدائی ۳۰؍ نومبر ۱۹۳۸ء کو صادر ہوئی۔ مدت اپیل ۳۰؍ دسمبر ۱۹۳۸ء کو ختم ہوتی تھی۔ سائل نے درخواست حصول نقل ۲۸؍ دسمبر ۱۹۳۸ء کو پیش کی۔ تاریخ تیاری نقل ۲؍ جنوری ۱۹۳۸ء۔ اور تاریخ دہندگی نقل ۱۵؍ جنوری ۱۹۳۸ء نقل کی پشت پر درج ہے۔ وکیل سائل کی یہ بحث ہے کہ میعاد ۲۰؍ جنوری ۱۹۳۸ء

تاریخ تیاری نقل سے شمار کی جاتے۔ کیونکہ قانوناً صرف وہ ایام قابل مجرائی ہیں جو حصول نقل میں ضروری ہیں تاریخ تیاری نقل سے تاریخ حوالگی تک جو ایام گزرے ہیں وہ قابل مجرائی نہیں ہیں۔ ہم کو وکیل سائل کی اس بحث سے اتفاق نہیں ہے۔ حسب قواعد نقل تحت دفعہ (۲۵) مجریہ ۲۹ مردادستمبر ۱۹۳۲ء محکمہ نقل کے لئے ضروری تھا کہ تیاری نقل کا نوٹس جاری کرتی۔ اور تاریخ نوٹس کا اندراج نقل پر کیا جاتا۔ ایسا نہیں ہوا۔ یہ غلطی نقل نویس کی ہے۔ محکمہ کی کسی غلطی سے فریق کو نقصان نہیں پہونچایا جا سکتا ایسی صورت میں کہ نوٹس جاری نہیں ہوا۔ تاریخ حوالگی ہی سے میعاد اپیل شمار کی جائے گی۔ ہمارے نزدیک اپیل اندرون میعاد دائر ہوا اور ہم کو عدالت اپیل اوّل اور اپیل دوم کی تجاویز سے اتفاق ہے۔ واقعاتی امور میں عدالت ہائے اپیل اول و دوم کی تجاویز متفقہ ہیں۔ اور اُن میں مداخلت کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ تیاری نقول میں قواعد مجریہ کی پابندی کے متعلق تاریخ امروزہ میں علیحدہ روبکار جاری کیا جائے۔ لہذا

حکم ہوا کہ

دادرسی ثانی نامنظور ہو۔ تجویز عدالت اپیل دوم بحال رہے۔ خرچہ اجلاس ہذا و عدالتہائے ماتحت غالب ذمہ مغلوب عائد ہو۔

دستخط اعلیٰ حضرت بندگان حضور پر نور دام ملکہم